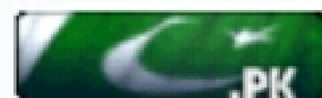
پولیو ویکسین کا خفیہ ایجنڈا نائیجرین سائنسدان نے بے نقاب کیا۔



dxbgraphics محفلین

مراسلے: 4,956

جھنڈا: 

موڈ: 

پیر 07 جنوری 2013ء

روزنامہ امت کراچی/حیدرآباد

پہلی قسط

امت رپورٹ



پولیو ویکسین مہم کا "خفیہ ایجنڈا" نائجیرین سائنسدان نے بے نقاب کیا

ڈاکٹر ہارونا کا بکا یہ معلوم کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے کہ اورل پولیو ویکسین میں نئی نسل کو بانجھ کرنے کے اجزا شامل ہیں۔ نو برس تک دنیا بھر میں کینسر کے وائرس سے آلودہ ویکسین لگائی جاتی رہیں۔ امریکہ۔ برطانیہ اور کینیڈا میں اورل ویکسین پر اس لئے پابندی لگائی گئی کہ وہ پولیو کے خاتمے کے بجائے بیماری پیدا کرنے کا سبب بن رہی تھی۔ تحقیقی رپورٹ

"یونیسیف کی طرف سے پولیو کے خاتمے کے لیے چلائی جانے والی مہم، دراصل قوم کو بانجھ بنانے کی سازش ہے"۔

یہ الفاظ کسی انتہا پسند مولوی یا کسی ان پڑھ قدامت پسند شخص کے نہیں بلکہ نائیجیریا کے معروف فارماسیوٹیکل سائنٹسٹ ڈاکٹر ہارونا کابکا کے ہیں۔ یہ دھماکہ خیز انکشاف انہوں نے آج سے 8 برس قبل 2004ء میں کیا تھا۔ طویل عرصہ گزر جانے کے بعد بھی عالمی ادارہ صحت یا اس کے ہم نوا کسی فارماسیوٹیکل سائنسداں نے ڈاکٹر کابکا کی تحقیق کا جواب نہیں دیا ہے۔ کیونکہ ان کی یہ ریسرچ ٹھوس خطوط پر کی گئی تھی۔ اس کا ذکر آگے چل کر کیا جائے گا۔ فی الحال اس قصے کو یہیں چھوڑتے ہیں۔

..........☆..........☆..........☆..........

ساری دنیا میں یہ ڈھول پیٹا جا رہا ہے کہ پچھلے برس بھارت کے اندر پولیو کا کوئی کیس رجسٹرڈ نہیں ہوا۔ لیکن انڈیا میں ہی کچھ عرصے پہلے کی گئی تحقیق نے منہ کے ذریعے دی جانے والی پولیو ویکسین (ORAL POLIO VACCINE) کے آگے سوالیہ نشان لگا دیا۔ مذکورہ تحقیقی مقالے میں کہا گیا کہ صرف 2011ء میں ملک بھر میں ایسے 47 ہزار 500 کیسز سامنے آئے۔ جن میں بچوں کو پولیو جیسی مہلک بیماری سے متاثر پایا گیا۔ اہم بات یہ ہے کہ یہ اپاہج کر دینے والی پولیو جیسی بیماری ان بچوں میں ظاہر ہوئی، جنہیں مستقل طور پر اورل ویکسین کے قطرے پلائے جا رہے تھے۔ اس تحقیق سے ثابت ہوا تھا کہ پولیو ویکسین بذات خود بھی پولیو کا سبب بن سکتی ہے۔ اس تحقیق کی تفصیل بھی آگے جا کر بیان کی جائے گی۔

..........☆..........☆..........☆..........

اکیسویں صدی کے آغاز میں کی جانے والی اس تحقیق نے سنسنی پھیلا دی کہ 1954ء سے لے کر 1963ء کے دوران ساری دنیا کے بچوں کو لگائی جانے والی پولیو ویکسین، SV-40 المعروف ''منکی وائرس'' سے آلودہ تھیں، جو انسان میں دماغ، پھیپھڑے اور ہڈیوں کے کینسر کا سبب بنتا ہے۔ میڈیکل سائنسدانوں نے اگرچہ یہ وائرس 1960ء میں ہی دریافت کر لیا تھا کہ بندروں کے گردوں سے تیار کی جانے والی پولیو ویکسین میں SV-40 موجود ہے۔ لیکن شروع میں اس قصے کو دبانے کی کوشش کی گئی۔ آج بھی پولیو ویکسین بنانے والے اور صحت کے شعبوں سے متعلق اہلکار ویکسین کے ممکنہ خطرات کے بارے میں مکمل معلومات دینے سے گریزاں نظر آتے ہیں۔ کیوں؟ اس کا جواب بھی تفصیل سے شائع کیا جائے گا۔

..........☆..........☆..........☆..........

پولیو ویکسین کے مخالفین کی جانب سے جو تین بنیادی نکات اٹھائے جا رہے ہیں، اس کی تمہید رپورٹ کے آغاز میں باندھی جا چکی ہے۔ اس میں سے پہلا نکتہ یہ ہے کہ تیسری دنیا کے بچوں کو جو پولیو ویکسین پلائی جا رہی ہے، اس میں ایسے اجزا کی ملاوٹ کی گئی ہے۔ جو براہ راست انسان کے نظام تولید کو متاثر کر کے خواتین کو بانجھ اور مرد حضرات میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت کم کر دیتے ہیں۔ دوئم یہ کہ اورل پولیو ویکسین بذات خود بھی پولیو کے کیسز میں اضافے کا سبب بن رہی ہے اور تیسری اہم بات یہ کہ پولیو ویکسین انسان کو کینسر میں بھی مبتلا کر سکتی ہے۔ یہ صرف ہوا میں کی گئی باتیں یا تنگ نظری پر مبنی خیالات نہیں۔ اس حوالے سے ٹھوس دلائل پر مبنی کئی مستند تحقیقی مقالے نیٹ پر اور کتابوں کی شکل میں موجود ہیں اور انہیں لکھنے والے فارماسیوٹیکل ماہرین بھی اسی دنیا میں موجود ہیں۔ شعبہ طب کے طلبا سے لے کر ایک عام آدمی بھی آسانی کے ساتھ ان ویب سائٹس تک رسائی اور تحقیقی مقالے لکھنے والوں سے بذریعہ ای میل رابطہ کر کے اپنی معلومات میں اضافہ کر سکتا ہے۔ بنیادی نکتہ یہ ہے کہ جو لوگ پولیو ویکسین کی مخالفت میں دلائل دے رہے ہیں۔ بغیر تحقیق کیے ان کے تمام دلائل کو نظر انداز کر کے معاملے کو مذہبی، سیاسی یا جذباتی رنگ دینے کے بجائے اس ایشو کو سائنٹفک بنیادوں پر دیکھا جانا چاہئے۔ پولیو کی عالمی مہم چلانے والوں کی ہر بات درست تسلیم کر کے یا ان کی اندھی تقلید کے بجائے اگر لیب ٹیسٹ میں پولیو ویکسین کے نمونے ٹیسٹ کرا لیے جائیں اور ملک میں موجود غیر جانبدار فارماسیوٹیکل ماہرین سے رابطہ کر کے یہ پتہ چلا لیا جائے کہ کہیں ہم نادانستگی میں اپنی نئی نسل کو واقعی کسی بین الاقوامی سازش کا شکار تو نہیں بنا رہے یقیناً اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ یہ پوری قوم کے مستقبل کا معاملہ ہے۔ پولیو ویکسین مہم کے مخالفین کی ریسرچ کی تفصیل میں جانے سے پہلے کچھ بنیادی معلومات کا ذکر کرنا ضروری ہوگا تاکہ اس سارے گورکھ دھندے کو سمجھنے میں آسانی رہے۔

یہ وضاحت کرتے چلیں کہ جن چیدہ چیدہ ویب سائٹس سے استفادہ کیا گیا ہے ان کے لنکس مضمون کی مناسبت سے شائع کیے جاتے رہیں گے۔ رپورٹ کی تیاری میں پاکستان کے چند فارماسیوٹیکل ماہرین سے بھی مدد لی گئی ہے، جو مختلف ملٹی نیشنل دوا ساز کمپنیوں سے منسلک ہیں۔ چونکہ ملازمت کی کچھ اپنی مجبوریاں ہوتی ہیں لہٰذا ان کے نام شائع نہیں کیے جا رہے۔ اس وقت دنیا میں پولیو ویکسین دینے کے دو طریقے رائج ہیں۔ ایک ORAL

(ORAL POLIO VACCINE)

(ORAL POLIO VACCINE) جس میں منہ کے ذریعے دوا دی جاتی ہے اور تیسری دنیا کے قریباً تمام ممالک میں یہی طریقہ رائج ہے۔ جبکہ دوسرا طریقہ INACTIVATED POLIO VACCINE یعنی IPV ہے۔ جس میں بذریعہ انجکشن دوا انسان کے جسم میں داخل کی جاتی ہے۔ اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ اعتراضات اورل پولیو ویکسین، یعنی منہ کے ذریعے دی جانے والی دوا پر اٹھائے جا رہے ہیں۔ کیونکہ تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ORAL ویکسین میں یہ خطرات موجود ہیں کہ وہ وائلڈ ٹائپ میں تبدیل ہو جائے یعنی جو ویکسین بیماری روکنے کے لیے دی جا رہی ہے۔ وہ الٹا پولیو پیدا کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ ان ہی وجوہات کی بنا پر پہلے امریکہ اور بعدازاں برطانیہ اور کینیڈا میں اورل ویکسین پر پابندی لگائی گئی تھی۔ ایک معروف ملٹی نیشنل کمپنی سے منسلک فارماسیوٹیکل سائنٹسٹ نے امت سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا...... ’’جب بھی کوئی دوا بنائی جاتی ہے تو اس کی سب سے پہلی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ خالص ہو یعنی اس میں کسی مضرِ صحت اجزا کی ملاوٹ نہ ہو۔ کسی بھی پروڈکٹ کو چیک کرنے کے لیے جن تکنیکی چیزوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ انہیں طبی اصطلاح میں CONTAMINATION، FORMULATION اور ADULTRATION کہا جاتا ہے۔ فارمولیشن سے مراد، دوا میں شامل کیے گئے ڈکلیئرڈ اجزا سے ہے۔ یعنی دوا خریدنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں فلاں اجزا شامل ہیں اور عموماً دوا یا پروڈکٹ کے پیکٹ پر ان اجزا کے نام اور مقدار درج ہوتی ہے۔ سادہ الفاظ میں اس سارے معاملے کو یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ جب بھی کوئی دوا تیار کی جاتی ہے تو اس کی ایک FORMULATION بنانی پڑتی ہے یا یوں کہہ لیں کہ اس کا ایک سلوشن بنایا جاتا ہے اور پھر اس کے اندر مختلف اجزا شامل کیے جاتے ہیں۔ ان ڈکلیئرڈ اجزا کے اگرچہ اپنے بھی اثرات ہو سکتے ہیں۔ لیکن عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ یہ نقصان دہ نہیں یا ان کے سائیڈ افیکٹس نہیں ہوتے۔ جبکہ CONTAMINATION کا مطلب یہ ہے کہ دوا میں لاعلمیت کے سبب ایسے اجزا شامل کر دیئے جائیں، جو مضرِ صحت ہوں۔ یعنی کہ ایک ایسا عمل جو جان بوجھ کر نہیں کیا گیا ہو، لاعلمیت یا نادانستگی کے سبب ہو گیا ہو۔ لہٰذا عموماً مارکیٹ میں لانے سے قبل یہ چیک کیا جاتا ہے کہیں آپ کی پروڈکٹ میں CONTAMINATION تو نہیں۔ اسی طرح ADULTRATION کو بھی چیک یا ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔ ایڈلٹریشن سے مراد یہ ہے کہ مینوفیکچرر نے کسی قسم کے مضرِ صحت اجزا جان بوجھ کر یا خاص مقاصد کے تحت دوا کے اندر شامل کر دیئے ہوں اور اسے ڈکلیئر نہ کیا ہو یعنی چھپایا گیا ہو۔ ظاہر ہے کہ ADULTRATION کبھی ڈکلیئرڈ نہیں کی جاتی کیونکہ یہ ایک مجرمانہ فعل ہے۔ لہٰذا یہ تین تکنیکی چیزیں ہیں کہ جب کوئی دوا بنائی جائے تو انہیں چیک کیا جاتا ہے مثلاً اس میں کنٹامینیشن کے کتنے امکانات ہیں اور یہ کہ کہیں دوا میں ایڈلٹریشن تو نہیں کی گئی۔ بدقسمتی سے اورل پولیو ویکسین کے حوالے سے اس وقت دنیا بھر میں سب سے زیادہ شکایت ADULTRATION سے متعلق ہی پائی جاتی ہے۔ دنیا کے جو غیر جانبدار فارماسیوٹیکل سائنٹسٹ اپنے طور پر اورل پولیو ویکسین کے نمونے ٹیسٹ کرانے میں کامیاب ہوئے۔ انہوں نے ویکسین میں ایسے مضرِ صحت اجزا دریافت کیے جو یقیناً ADULTRATION کے زمرے میں آتے ہیں۔ لیکن یا تو ان کی آواز دبا دی گئی یا پھر ان کی تحقیق پر توجہ نہیں دی گئی اور ایک خاص ایجنڈے کے تحت دنیا بھر میں سرکاری طور پر یہی پروپیگنڈہ کیا جاتا رہا کہ ’’پولیو ویکسین محفوظ ہے‘‘۔ اس پروپیگنڈہ مہم میں میڈیا بھی پیش پیش رہا‘‘۔ مذکورہ فارماسیوٹیکل سائنٹسٹ کے مطابق اورل پولیو ویکسین میں شامل ڈکلیئرڈ اجزا میں سے ایک TWEEN 80 ہے۔ ٹوئن ایٹی کے حوالے سے نیٹ پر مختلف مستند ویب سائٹس موجود ہیں (گوگل پر TWEEN 80 لکھ کر اس کے اثرات کے بارے میں آگاہی حاصل کی جا سکتی ہے) کہ یہ مادہ تولید کی مقدار کم کرنے کے علاوہ خواتین میں حاملہ ہونے کی صلاحیت بھی متاثر کرتا ہے۔ فارماسیوٹیکل سائنٹسٹ کا یہ بھی کہنا تھا کہ اورل پولیو ویکسین کے خلاف دنیا بھر میں جو سب سے زیادہ آواز اٹھائی جا رہی ہے وہ اس کی ADULTRATION کے حوالے سے ہے اور متعدد تحقیقی مقالوں میں کہا گیا ہے کہ پولیو ویکسین میں جان بوجھ کر دو ایسے اجزا ESTROGEN اور ESTRADOIL شامل کیے گئے ہیں۔ جو جسم میں زنانہ خصوصیت پیدا کر کے تولیدگی کی صلاحیت کو متاثر کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ حالانکہ ان دونوں اجزا کا پولیو کی بیماری کے خاتمے سے کوئی تعلق نہیں۔ پولیو ویکسین کے حوالے سے اٹھائے جانے والے سوالات اور اس کی تیاری کے مراحل کی مختصر لیکن بنیادی تفصیل کے بعد فی الحال سلسلہ تحریر کو دوبارہ ان ہی موضوعات کی جانب لے کر چلتے ہیں۔ رپورٹ کے آغاز میں جن کی تمہید باندھی گئی تھی۔ ان میں سے پہلا موضوع نائیجیریا کے فارماسیوٹیکل سائنسداں کی تحقیق سے متعلق تھا۔

☆......☆......☆......

نائیجیریا کے فارماسیوٹیکل سائنٹسٹ ڈاکٹر ہارونا کاکا ان دنوں فارماسیوٹیکل سائنسز آف احمدو بیلو یونیورسٹی زاریہ کے ڈین آف فیکلٹی بھی تھے۔ جب ان کے من میں آئی کہ یہ جو ان کے ملک سمیت عالمی سطح پر اتنی زور و شور سے انسدادِ پولیو کی مہم چلائی جا رہی ہے۔ اس کے پیچھے کہیں کوئی خاص ایجنڈا تو

ان کے من میں آئی کہ یہ جو، ان کے ملک سمیت عالمی سطح پر اتنی زوروشور سے انسداد پولیو کی مہم چلائی جارہی ہے۔ اس کے پیچھے کہیں کوئی خاص ایجنڈا تو پوشیدہ نہیں۔ یہ 2004ء کے اوائل کی بات ہے۔ جب نائیجیریا میں پولیو کے خاتمے کے لیے چلائی جانے والی مہم اپنے چوتھے برس میں داخل ہو چکی تھی۔ ڈاکٹر کاکانے کیا یہ کہ اورل پولیو ویکسین کے کچھ نمونے لیے اور انہیں ٹیسٹ کرانے کے لیے بھارت جا پہنچے۔ کیونکہ نائیجیریا میں اس قسم کے ٹیسٹ کے لیے جدید ٹیکنالوجی دستیاب نہیں تھی۔ ڈاکٹر کاکانے بھارت کی لیبارٹریوں میں پولیو ویکسین سے حاصل شدہ نمونوں کے ٹیسٹ انڈین پروفیشنل ماہرین کی موجودگی میں کرائے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان ٹیسٹوں کے لیے عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کی سفارش کردہ ٹیکنالوجی GCGAS CHROMA TOGRAPHY() اور RADIO-IMMUNO استعمال کی۔ تاکہ ان ٹیسٹوں کے مستند ہونے پر کوئی انگلی نہ اٹھا سکے۔ نمونوں کو ٹیسٹ کرانے کے نتیجے میں انکشاف ہوا کہ اورل پولیو ویکسین میں سنگین قسم کے مضر صحت اجزا شامل ہیں۔ یہ ٹیسٹ کرانے کے بعد وہ وطن لوٹے تو ملک کے معروف ہفت روزہ ''ٹرسٹ'' کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ۔۔۔۔۔''اورل پولیو ویکسین میں ہم نے جن بعض اجزا کی ملاوٹ (ADULTRATION) دریافت کی، وہ انتہائی نقصان دہ اور نشہ آور ہیں اور چند ایسے ہیں، جو براہ راست انسان کے نظام تولید کو متاثر کرتے ہیں۔ جس سے وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ نائیجیرین بچوں کو پولیو سے محفوظ بنانے کی یونیسیف کی مہم دراصل پوری قوم کو بانجھ بنانے کی عالمی سازش ہے''۔ ڈاکٹر کاکانے مزید بتایا کہ نمونوں کے ٹیسٹ کے موقع پر لیبارٹری میں چند انڈین فارماسیوٹیکل ماہرین بھی موجود تھے اور وہ ویکسین میں ان اجزا کی دریافت پر اس قدر حیرت زدہ تھے کہ انہیں یقین نہیں آرہا تھا۔ ہفت روزہ کے رپورٹر نے جب ڈاکٹر کاکا سے دریافت کیا کہ ان کے خیال میں ویکسین بنانے والوں نے یہ ملاوٹ ADULTRATION کیوں کی ہے تو انہوں نے اس کے تین اسباب بیان کیے۔ اول یہ کہ اس ویکسین کو بنانے اور پروموٹ کرنے والے نے کسی خفیہ ایجنڈے کے تحت یہ ملاوٹ کی ہے۔ جس کا ایک مقصد تیسری دنیا کے ممالک کی آبادی کو کنٹرول کرنا بھی ہوسکتا ہے اور یہ کہ مزید تحقیق ہی اس خفیہ ایجنڈے کو پوری طرح بے نقاب کرسکتی ہے۔ دوئم یہ کہ ویکسین بنانے والے ہمارے جیسے تیسری دنیا کے لوگوں کو بے وقوف سمجھتے ہیں اور ان کے خیال میں ہمارے پاس چونکہ ویکسین میں اس قسم کی ملاوٹ (ADULTRATION) کو بے نقاب کرنے کی اہلیت، علم اور آلات نہیں۔ لہذا ہم اس کا پتہ نہیں چلا سکتے اور سوئم یہ کہ بدقسمتی سے اس قسم کے انتہائی ظالمانہ عالمی ایجنڈے پر عمل کرنے والوں کو اپنے دفاع کے لیے ہم ہی میں سے لوگ مل جاتے ہیں۔ ڈاکٹر کاکانے مطالبہ کیا تھا کہ جو بھی اس مضر صحت اور جعلی دوا کو پولیو ویکسین کے نام پر ملک میں درآمد کررہا ہے اس پر کسی کرمنل کی طرح مقدمہ چلا کر سزا دی جائے۔

ڈاکٹر ہارونا کاکا کا یہ مکمل انٹرویو نائیجیریا کے معروف ہفت روزہ ''ٹرسٹ'' کے آن لائن ایڈیشن میں ویب پر موجود ہے۔ گوگل پر جا کر اسے باآسانی تلاش کیا جاسکتا ہے۔ مزید تفصیلات کے لیے LIFESITENEWS.COM سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

http://www.lifesitenews.com/news/archive//ldn/2004/mar/04031101

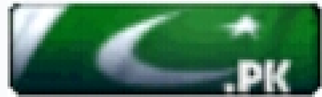
dxbgraphics, جنوری 7, 2013
#1

معلوماتی × 6
زبردست × 2
نا پسندیدہ × 2



فرخ منظور لائبریرین

مراسلے: 11,721

جھنڈا: 

موڈ: 

میں تو کہتا ہوں، زمین بھی ساکن ہے اور زمین کو گردش میں قرار دینا پولیو ویکسین کی طرح یہود و نصاریٰ کی سازش ہے۔

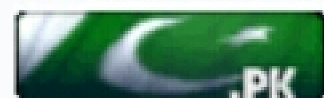
فرخ منظور, جنوری 7, 2013

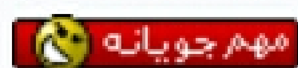
#9

پر مزاح × 5
پسندیدہ × 2
دوستانہ × 1
غیر متفق × 1



18,520 مراسلے:

جھنڈا: 

موڈ: 

یہ لو جی رپورٹ ساری دنیا مل کر ہماری آبادی کم کرانا چاہتی ہے :rollingonthefloor: یہ ویکسین 15 سال سے زیادہ ہو گئے پلائی جا رہی ہے ذرا چیک کرنا 1995 میں پاکستان کی آبادی کتنی تھی اور آج کتنی ہے :atwitsend:

عسکری, جنوری 7, 2013
#10

متفق × 2
پسندیدہ × 1
پر مزاح × 1
غیر متفق × 1



عسکری معطل

18,520 مراسلے:

جھنڈا: 